



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
کَیْوَ تَشِیْخِہٖ مِّنْ لِّسَانِہٖ
تَرْتَبِعُہٗ اَنْتَ یٰسَبِّحُہٗ

Page
Date

ادبیات و تحقیقات اسلامیہ

THE ALFAZ QADIAN

الفاظ قادیان

جماعت احمدیہ کاملاً آگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین مجددی صاحب فرمایا۔

نمبر ۸۵ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۵ء یوم جمعہ مطابق ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ جون کی بجائے جون کو جلسہ کیا جائے

المنشیح

۲۰ جون ۱۹۲۵ء رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تمام ہندوستان میں لیکچر دینے کا دن تجویز ہوا تھا۔ جو محرم کی یکم تاریخ ہوگی۔ چونکہ یہ مہینہ شیعہ اصحاب کے لئے رنج و الم کے اظہار کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس خیال سے کہ ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمان اپنے ہادی برحق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اعلیٰ کے اظہار میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکیں۔ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ۲۰ جون کی تاریخ کو بدل دیا جائے اور اس کی بجائے ۷ جون بروز اتوار رکھا جائے۔ احباب کو اس تبدیلی تاریخ کی اطلاع ان سب اصحاب کو جو ایسے جلسہ کے منعقد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ پہنچا دینی چاہیے۔ تاکہ وہ ۲۰ جون کی بجائے ۷ جون کو جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کر سکیں۔ تاریخ جلسہ میں یہ تبدیلی محض اس لحاظ سے کی گئی ہے۔ کہ ہر فرقہ کے مسلمان اس مبارک کام میں حصہ لے سکیں۔ اور شیعہ اصحاب بھی پورے طور پر شامل ہو سکیں۔ امید ہے اب انہیں اس جلسہ کے انعقاد میں حصہ لینے کے لئے پورا موقع ہوگا۔ اور وہ اپنی طرف سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں کوئی دقتیہ فرود گذشتہ نہ کریں گے۔ اگرچہ وہ پہلے ہی بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ خاکسار فتح محمد سیال سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایہہ السلام نے دعوت دی۔ خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حضور نے ۲۱ اپریل کو خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب کو مدد چند اور اصحاب کے دعوت دی۔ ۲۲ اپریل ۸ بجے صبح کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایک بہت بڑے مجمع سمیت خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب کو اودان کہنے کے لئے بلالے اور قادیان کی سڑک کے مقام سالنگ تشریف لے گئے۔ پہلے دعا کی گئی۔ اور پھر خاں صاحب موصوف سے تمام حاضرین نے فرود آمد مصلحتاً کیا اور انہیں ہو گئے۔ ۲۳ اپریل جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے اپنے نئے مکان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایہہ السلام نے اور جن اور بزرگان سلسلہ کو دعوت دی۔

Handwritten notes in the right margin, including the name 'فتح محمد صاحب سیال'.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم خطبہ

(از شیخ بشیر احمد صاحب حقانی - لاہور)

وہ دلوے۔ وہ جوش وہ ارمان کیا ہو
 زخمی دلوں پر ہر سہم کا نور کا اثر
 بزم ازل میں باندھے تھے تو نے جوتار
 فرہاد و قیس لیتے تھے درسِ فاجہا
 اب حسن و عشق کی وہ حکایات کیا ہو
 صحرا نوریوں کے وہ سامان کیا ہوئے
 رکھتے تھے جو وہ تیرے شکران کیا ہوئے
 وہ ہمد تیرے کیا ہوئے۔ پیمان کیا ہوئے
 ہاں عشق بچتے کے وہ دستاں کیا ہوئے
 ساتی کے لطف کیا ہوئے؟ احسا کیا ہوئے

دول ہمتی سے تیری زمانہ بدل گیا
پہلا سا اب جہاں نہیں نقشہ بدل گیا

تو بھی تو اب بدلے ذرا چال حال کو
 دول ہمتی کو چھوڑ دے رفتار تیز کر
 عقل و خرد کو چھوڑ دے بہوشیوں کو
 جام بلور ہاتھ سے ساتی کے لے بھی لے
 ماہ تمام جھینپ کر رہہ میں چھپ گیا
 کیوں خیرہ چشمیاں تری اب سزا ہے
 پھر مسکدہ میں جوش ہے سیاہ تیز کا
 نقشہ جہا ہے دیکھ۔ پھر استخیر کا

ہو جاتا تم کو حسن کا دیوانہ چاہیے
 سینہ ترا تنور ہو آتش سے عشق کی
 بزم جہاں میں آگ لگے جس سے وہ تجھ
 شوریدگی ہو سر میں بھری تیرے متزہر
 ہاں یاد رکھ کر جلتے جلانے کے واسطے
 پیدا کر کے دلیل تری دل پہ تا اثر

قرآن بغل میں داب کے دنیا میں چل نکل
اس شعلہ سے جلانے کو دنیا کے چل نکل

لئے کوٹ میں عیسائیوں کے مناظرہ

(بجز)

۱۔ مارچ ۱۹۲۸ء کو مقامی عیسائی مشنری نے بتایا کہ ۸ مارچ کو ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی سوالات کرنے کا موقع دیا جائیگا۔ مسکد نجات پر بلیک تقریر ہوگی۔ مسلم بلیک کو بھی اجازت ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی مناظرہ کو مستعد سفرہ پر اعتراض کرنے کے لئے تجویز کریں۔

عیسائیوں کے اس چیلنج پر حسبِ خواہش مسلم بلیک حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؑ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا گیا۔ قادیان سے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی قادیان

اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل پہنچ گئے۔ ۸ مارچ کو ایک بجے پادریوں کا جلسہ ہوا جس میں پادری عبدالحق صاحب نے ایک گھنٹہ مسند نبوت پر تقریر کی۔ بعد ختم تقریر ایک گھنٹہ تک مولوی غلام احمد صاحب نے سوالات کئے۔ پانچ منٹ سوال کے لئے اور پانچ منٹ جواب کے لئے جاتے تھے۔ سامعین میں سے مسلم بلیک نے خصوصاً اور غیر مسلم بلیک نے عموماً معلوم کر لیا۔ کہ پادری صاحب نے مولوی صاحب کے سوالات کے جواب نہیں دئے۔ جلسہ ختم ہونے پر مولوی ظہور حسین صاحب نے پادری صاحب کے بلیک پر تنقید کرتے ہوئے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور بتلایا کہ پادری صاحب نے انجیل کی رو سے طریقہ نجات بیان نہیں کیا۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو "المسلمہ راۃ المسلم" کی حقیقت سمجھاتے ہوئے آنحضرتؐ کے نمونہ پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔ اور طلبہ پر خواست ہوئی۔

محمد حسین خاں سیکرٹری ازمائے کوٹ

ضوری اعلان

(بجز)

فتوے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ جن احباب کے پاس ہمیمہ۔ سود۔ اور جوئے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر ہو۔ وہ براہِ ہر بانی میرے پاس بھیج دیں۔ اور اگر زبانی شہادت ہو تو اس کو احتیاط کے ساتھ تحریر میں لاکر بھیجنا اور جہاں تک ہو سکے۔ جلد ارسال فرمائیں۔ جو احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متبرک تحریر کو واپس لینا چاہیں گے۔ ان کو وہ واپس کر دی جائیگی۔ یہ اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ عالی کی تعمیل میں کیا گیا ہے۔

آریوں کے جلسہ میں تقریر

مولوی عبدالحق صاحب عارن (بھاگلپور) امیر جماعت احمدیہ ساندھن ضلع آگرہ ۵ اپریل ۱۹۲۸ء میں پوری تشریف لائے۔ ۸ اپریل کو آریوں کے جلسہ میں شریک ہوئے اور حسبِ ذیل تین باتیں پیش کیں:-

۱۔ روح مادہ اور پریشور اگر تینوں ہمیشہ سے ہیں۔ تو پھر یہ تینوں خدا ہوئے۔ لہذا آریہ سماج دا خدا کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔

۲۔ اگر روح اور مادہ کا خالق خدا نہیں ہے۔ تو وہ خالق کل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ خالق کل نہیں ہے تو اس میں یہ ایک بھاری نقص ہے۔ اور نقص والی ہستی خدا نہیں ہو سکتی

۳۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ خالق کل اور قادر مطلق ہے۔ اور قدرت بھی ایسے ہی خدا کو چاہتی ہے۔ لہذا آریہ سماج کچھ کہتا ہے۔ کہ وہ اپنے خدا کو چھوڑ کر اسلام کے خدا کو ماننے

پھر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعادی معہ دلائل بہت وضاحت کے ساتھ بیان کئے۔ اور اس کے بعد نہایت مدلل مضمون روح کی ماہیت کے متعلق پڑھا۔ اور اس میں بتایا۔ کہ روح کیسے پیدا ہوتی ہے۔ اور روح کا پیدا کرنے والا کون ہے

اور روح کے پیدا کرنے کی غرض کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی صاحب خدا کے فضل سے کامیاب رہے اور سامعین بہت محفوظ اور متاثر نظر آئے۔ محمد عبدالحفیظ ضلع میں پوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْفَضْل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء

مفتی حیفہ کا تار

مسلمان ہونے کے نام

(۱)

حال میں حیفہ کے مفتی اعظم کا ایک تار مرکزی خلافت کمیٹی میں بھیجی گئی ہے جس سے مسلم اخبارات میں شایع ہوا ہے جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

اعمال المشرکین فی بلادنا مؤخر اور مطاعنہم العدا فی الاسلام حتی صاحب الشریعۃ لا تستطیع احتمالہا ولا لا مسلمین فی ہذا البلاد ولا فی سواہا لیسکوت عنہا احتیجا للحکومت وحی وحدہا المستول منتظرون انتصاہر کم اللدین ط

کہ عیسائی مشرکین کے اعمال سے ہمارے علاقوں میں اسلام اور صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عیانہ توہین اس کو پہنچ گئی ہے۔ کہ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس پر نہ اس ملک کے مسلمان خاموش رہ سکتے ہیں۔ اور نہ دوسرے ممالک کے۔ ہم نے حکومت سے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ کیونکہ وہی ذمہ دار ہے۔ ہم دین کے لئے آپ کی امداد کے منتظر ہیں۔

تار کے ان الفاظ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ عیسائی مشرکوں نے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیانہ توہین کا کیا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ عیسائی پادریوں کے سے ہوشیار اور زمانہ ساز گروہ کے متعلق یہ تو خیال نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ بازاروں اور گندھ گاہوں پر پھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گندی اور ناپاک گالیاں دیتے ہوں۔ اس لئے یہی تیار ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام سے نادانقت اور جاہل لوگوں کو دنیوی عیش و آرام کا لالچ دے کر اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر مرتد کرتے ہوں گے۔ مرکزی خلافت کمیٹی بھی اپنی نتیجہ پر پہنچی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا تار پر اس نے جواب دیا ہے اس میں لکھا ہے:-

”کچھ عرصہ سے عیسائی مبلغین مشرق اور خصوصاً دنیا کے اسلام پر سبھی دول کے سیاسی تسلط سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں یروشلم میں عیسائیوں کی ایک نیشنلسٹ

شہزادی کو نسل اس نسل کے لئے بنائی گئی ہے۔ کہ وہ مشرقی ممالک میں جو آج کل سبھی دول کے زیر تسلط یا زیر حمایت ہیں عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے ذرائع وضع کرے۔“

پیر لکھا ہے:-

”معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مبلغین نے موجودہ صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مشرق کو عیسائی بنانے کے لئے ایک زبردست مہم کے آغاز کا انتظام کیا ہے۔“ (انتخاب ۱۱ اپریل)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مبلغ متبع حیفہ کے ذریعہ جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی مشرکوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے زبردست انتظامات کر رکھے ہیں۔ بلکہ اس وقت تک وہ ہندوستان سے نائنوں کو مرتد کر رہی چکی ہیں۔ اور سبھی مشرکوں کی مشرکی کوششوں سے فلسطین کی اس وقت جو حالت ہے۔ وہ ہمارے مبلغ کے الفاظ میں ایک کم کو رو لادینے والی حالت ہے۔“

پس حیفہ کے تار کا جو کچھ مفہوم اس وقت سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں عیسائی مشرکوں نے اپنی تبلیغی کوششوں کا جال پورے طور پر بچھا دیا ہے۔ جس میں بہت سے بد قسمت چھپے ہوئے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے نہایت قوی خطرہ ہے۔ کہ اور لوگ بھی چھپتے جائیں گے۔

اس پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تار کے مفتی مسلمانان ہند کو بخیر کرنا چاہیے تھا۔ لیکن انہوں نے ساتھ کھینچا ہے۔ کہ اس امر کو اگر باہل نہیں۔ تو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھا کہ جس طرح پچھلے دنوں راجپال۔ کالی چرن اور گیان چند وغیرہ بد زبان آریوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کی تھی۔ اسی طرح دہاں عیسائی مشرکوں نے بھی اور گورنمنٹ کے خلاف عقیدت و غضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھ رہے ہیں۔

”راہوس آج ہم میں اتنی قوت نہیں کہ اس فساد کے حشر چہرہ کو بزور بند کر دیں۔ لیکن اس بے بسی کی حالت میں بھی مسلمانان ہند اتنا ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ بالاتفاق انگریزی حکومت کو متنبہ کر دیں لیکن اس بے بسی کی حالت میں بھی مسلمانان ہند اتنا ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ بالاتفاق انگریزی حکومت کو متنبہ کر دیں۔ کہ وہ اسلام کے خلاف جتنا زیادہ معاندانہ رویہ اختیار کرے گی۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے جتنا زیادہ کھیل کرے گی۔ اتنی ہی زیادہ گہری قبر وہ اپنے اقتدار کے لئے خود اپنے ہاتھ سے کھودے گی۔“

اور کہہ رہے ہیں:-

”ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ مطاعن خبیثہ اور یہ شریانہ توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ لہذا گورنمنٹ ہند کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بارے میں برطانیہ غلطی کو توجہ دلائے۔ کہ وہ اس بارے میں مداخلت کرے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ چونکہ فلسطین میں تحریک

صیہونیت یعنی یہودی حکومت کا خواب پورا کرنا ہے۔ لہذا اس کے لئے یہ شرار احمق ڈرا گیا ہے۔“

۷۶

خود مرکزی خلافت کمیٹی نے بھی یہی طریق اختیار کیا ہے۔ اور تحریک کی ہے کہ

”تمام اسلامی جماعتیں مشرکوں کی ان عیاریوں اور چال بازیوں کے خلاف پورے زور سے عدائے احتجاج بلند کریں۔ اور حکومت کو متنبہ کر دیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان تمام ایسی سرگرمیوں کو جو اسلام کے لئے خطرہ کا موجب ہیں۔ سخت غصہ و رنج کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں یا

لیکن قابل غور امر یہ ہے کہ جب ہندوستان میں گورنمنٹ سے مسلمان یہ مطالبہ نہیں کر سکتے۔ کہ عیسائی مشرکوں کو اپنی تبلیغی کوششوں سے روک دیا جائے۔ اور یہ مطالبہ مناسب بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر عیسائیوں کو اپنے عقائد اور خیالات کی اشاعت سے روکا جائے۔ تو پھر دوسرے لوگوں اور مسلمانوں کو بھی اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ سے روکا جائے گا۔ تو فلسطین کے متعلق ایسا مطالبہ کس طرح کیا جاسکتا ہے اور اس میں کامیابی کی کیونکر توقع ہو سکتی ہے۔“

بے شک عیسائی مشرکوں کی حکومت کے سیاسی تسلط اور غلبہ سے ہر رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور انہیں ان حکومتوں کی طرف سے ہر قسم کی مفید طلب امداد حاصل ہوتی ہے۔ مگر یہ بات اس قدر قابل تعجب نہیں جس قدر عیسائی حکومتوں کی طرف سے عیسائی مشرکوں کو امداد نہ ملنا ہوتی۔ جو تو کبھی جب عیسائی مشرکوں کو عیسائی بنا کر عیسائی حکومتوں کی مضبوطی اور استواری کا فرض ادا کرتے ہیں۔ تو کیوں انہیں امداد حاصل نہ ہو۔ اور جبکہ مسلمانوں کو خود تسلیم ہے۔ کہ آج ہم میں اتنی قوت نہیں ہے۔ کہ اس فساد کے حشر چہرہ کو بزور بند کر دیں۔“ تو پھر گورنمنٹ کو دھمکیاں دینے اور ”سخت غصہ و رنج“ کا اظہار کرنے سے کیا حال ہو سکتا ہے۔ اور ان باتوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

یاور کھنے کی بات ہے۔ کہ کمزور اور ناتواں کی دھمکیاں طاقتور کو شوش کرنے کی بجائے مشتعل کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اور ان کا اثر مفید پڑنے کی بجائے مضہر ہوا کرتا ہے۔ پس فلسطین میں عیسائی مشرکوں کی ”عیاریوں اور چال بازیوں کے“ اشد اذکار یہ طریق نہیں ہے۔ کہ سخت سست کہہ کر حکمران طبقہ کو بھی مشتعل کر دیا جائے اور دنیا کے لئے یہ کہنے کا بھی موقعہ ہم پہنچا دیا جائے۔ کہ مسلمان اپنے مذہب پر اعتراض کرنے والوں کا موہہ یا تو ”بزور“ بند کرنا جانتے ہیں۔ یا پھر رونا اور چلانا۔ اسلام کو دلائل کے ساتھ مقبول ثابت کرنے کی ان میں نہ ہمت ہے۔ نہ جرأت۔“

بہر حال اس بارے میں عام طور پر جو رویہ اختیار کیا گیا ہے وہ تو کچھ اسلام کے لئے مفید ہے۔ اور نہ اس میں کامیابی کی کوئی توقع ہے۔ جو صورت اختیار کرنی چاہیے۔ اس کی طرف ایک

معزز معاصر کا ذہن منتقل تو ہوا ہے۔ مگر جو طریق پیش کیا گیا ہے۔ وہ بحالات موجودہ ایسا خواب ہے۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ معاصر موصوف لکھتا ہے۔

مسلمانان عالم کا فرض ہے۔ کہ جس حد تک ممکن ہو تبلیغ کا ایک ایسا لائحہ عمل طیار کریں۔ جو ساری دنیا پر حاوی ہو۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے نمائندے ایک جگہ جمع ہو کر تبلیغ اسلام کی تقویت اور فتنہ ارتداد کے استیصال میں کوشاں ہو جائیں۔

ساری دنیا کے مسلمانوں کا جمع ہو کر ساری دنیا پر حاوی ہونے والا تبلیغی لائحہ عمل تیار کرنا ہی کار سے وارد والا معاملہ ہے۔ کجا کہا پر عمل کرنا۔ ہم اس بارے میں اپنے خیالات اگلے پرچہ میں ظاہر کریں گے۔

مسلمانوں کے لئے درس عبرت

اشدھی سبھا جبل پور کے اجلاس میں گورنمنٹ ٹرانس جارجیا نے اعلان کیا۔ کہ ٹرانس جارجیا کے سابق حاکم راجہ اندور نے شہر سبھا کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اور ساٹھ ہزار سالانہ دیتے رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ تا اس روپیہ سے اندرون ہند اور مغربی ممالک میں بیک وصرم کار پر چار کیا جائے۔

سابق حاکم راجہ اندور کو مذہبی معاملات سے پرہیز کرنے کی تلقین ہو سکتا ہے۔ اس کی تو ان کی گذشتہ زندگی کے واقعات کافی روٹی ڈال رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کا مذہبی سبھا کو اس قدر مالی امداد دینا ان مسلم امراء کے لئے سبق آموز ہے۔ جو اسلام کو پچا مذہب سمجھتے اور اپنے لئے مسلمان کہلانا باعث فخر جانتے ہیں۔

مالوی جی اور کاشی کے پیڈت

کتنے تو پیڈت مالوی جی سنان دھرمی خیالات کے ہیں۔ مگر مالوی جی اور اچھوتوں وغیرہ کی اصلاح کے متعلق آپ جو عملی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ یہ سب آریہ سماجی اسپرٹ کے زیر اثر ہیں۔ ورنہ ہر پراچین مذہب و دھرم "ایسی آزادانہ روش کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مالوی جی کی سنان دھرم کے متعلق ان باغیانہ کارروائیوں کی مذمت کے لئے کاشی کی بدولت سبھا (نقوۃ العلماء) نے ایک جلسہ کر کے اعلان کیا ہے۔ کہ

در بدصوابواہ اور اچھوتوں کی مذہبی سے جو مالوی جی کر رہے ہیں۔ سنان دھرم تیار ہو رہے ہے (الافتان ۱۱- اپریل) نیز مالوی جی کی کارروائیوں کو غیر مذہبی قرار دے کر کہا گیا ہے کہ "جس طرح آریہ سماج نے لفظ "آج" کو خواب کر دیا ہے۔ اسی طرح مالوی جی کی مشابہ کردہ پراگ سنان دھرم نے لفظ سنان دھرم

کی مٹی پلید کر دی ہے۔ کاشی کے سنانی پیڈتوں کی اپنے دھرم کی حمایت میں یہہ جرات قابل تعریف ہے۔ لیکن اکیلے کاشی کے پیڈت کیا کر سکتے ہیں۔ تمام سنانی ہندوؤں کو اس بارے میں ان کی اطلاع کرنی چاہیے۔

ہندوؤں کی فطرتی بے وفائی

آریہ اخبار ملاب (۱۶- اپریل) نے "ہندوؤں کا سب سے بڑا گناہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں "دیوتا پرست" بھائی پرمانند صاحب کے اس ایڈریس کی جو انہوں نے اردو شتا بدی رادھینڈی کے موقع پر دیا۔ پُر زور الفاظ میں تائید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ہسٹری بتاتی ہے۔ کہ جب جب کوئی جاتی ہستی ہندو جاتی کی بھلائی کے لئے میدان میں نکلا ہے۔ ہندوؤں نے ہی اس کو تباہ کرنے کے سامان پیدا کر لئے ہیں۔ اور پھر شیو جی حماراج۔ دانا پرتاب۔ پرتھوی راج۔ بتا بیراگی لور بالاخرو سوانی دیانت کی مثالیں دے کر بتایا ہے۔ کہ ان سب جاتی ہستیوں کو ہندوؤں نے تباہ کیا۔

بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں میں من حیث القوم قادیانی کا جذبہ ہی موجود نہیں۔ اور وہ فطرتاً ہی وقاد قیح ہوئے ہیں مسلمانوں کے لئے ان سے کیسے کیسے سلوک کئے۔ اور ان کو کس قدر فائدہ پہنچا۔ مگر یہ لوگ ان کو بدنام کرنے کی کوشش میں ہی لگے رہے۔ اور اب تک پانی پی پی کر کھاتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیے۔ کہ جو قوم اپنے محسنوں اور جاتی ہستیوں کی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ اس سے ان کو کہاں تک بھلائی کی امید ہو سکتی ہے۔

اقتصادی آزادی

پنجاب پرنشیل پولیٹیکل کانفرنس جو حال میں امرت سر میں منعقد ہوئی۔ اس میں پیڈت جواہر لال صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں ایک ایسی بات بیان کی ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمان بہت کچھ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔

"ممكن ہے۔ برطانیہ ہندوستان کو سیاسی طور پر خاص حد تک آزاد کرے لیکن یہ آزادی بالکل بے سود ہوگی۔ اگر ہندوستان اقتصادی طور پر برطانیہ کا غلام رہا۔" (تیج ۱۸ اپریل) ہم اپنے اسلامی بھائیوں سے اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور قابل عمل صل ہے۔ کہ اقتصادی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی ناممکن ہے۔ اس وقت

مسلمان اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ ہندوؤں کی غلامی کے جوئے کے نیچے ہیں۔ جو اقتصادی طور پر ان کے حاکم ہیں۔ پس اگر بقول پیڈت جواہر لال صاحب ہندوستانی اقتصادی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔ تو مسلمانوں کو یہی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ کہ وہ بھی اس وقت تک ہندوستان کے اندر صحیح معنوں میں آزادانہ اور معززانہ زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہ ہندوؤں سے اقتصادی آزادی حاصل نہیں کرتے۔ اور جس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں سے وہ اشیاء خرید کر استعمال نہ کریں۔ جو ہندوؤں سے نہیں خریدتے۔

گاندھی جی کا ہسارو

ہسارادھو لے ہے۔ اور واقعات کی روش سے کوئی شخص اس کی تفسیر کی طاقت نہیں رکھتا۔ کہ ہندو لیڈر خواہ اپنے آپ کو کس قدر بھی قومیت کے رنگ میں رنگین ظاہر کریں۔ اور خواہ وہ وطن پرستی اور حب الوطنی کی کتنی ڈینگیں شب وروز مارتے رہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ جو بھی کام کرتے ہیں۔ اس میں اپنی قوم کے لئے تعمیر اور مسلمانوں کے لئے تخریبی پہلو ضرور مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں متحدہ قومیت کے سب سے بڑے لیڈر "گاندھی جی" کے لئے جو جھجک جاتے ہیں۔ انہی کی مثال لے لیں۔ پوٹشل میدان کو چھوڑ دینے کے بعد آپ ہندو سماج کی اصلاح کا مقصد لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اچھوت ادھار۔ نکاح ہوگان اور بچپن کی شادی کے انداد وغیرہ کاموں کے متعلق جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہاں تک تو ضرورتی۔ اور "ہماتاجی" کی قوم پرستی پر حرف گیری کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر اب آپ نے اپنے پروگرام میں ایک اور کام کا اضافہ کر لیا ہے۔ چپنا پیہ اخبار تیج (۲۱- اپریل) لکھتا ہے۔

"آپ نے پردہ کی مذہم رسم کے خلاف بھی جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی ابتدا صوبہ بہار میں اپنے آشرم کے کئی کارکنان کو بھیج کر کی ہے۔" "پردہ کے خلاف جماد صاف اور عیاں الفاظ میں اسلامی تسلیم کو پہنچا ہے۔ اور ہمیں اتنوس ہے کہ "گاندھی جی" جیسا قومی راہنما بھی ہندو سماج کی پیداکرڈ مسموم دنیا سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور اس نے مسلمانوں کے خلاف عملی کارروائیاں شروع کر دی ہیں کاشش! مسلمان ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔

خطبہ

خدا کی رحمت کے مظہر بنو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹۲۷ء
۶ مارچ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جس قدر تعلیمیں خدا تعالیٰ آپس سے انسان کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوتی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کا گرفت یہی ہے۔ کہ انسان ان پر عمل کرے۔ خلی زبان پر ان تعلیموں کا آجانا کافی نہیں ہو سکتا۔ ہم کوئی چیز میا میں ایسی نہیں دیکھتے جس کے صرف زبان سے رٹنے سے کوئی فائدہ ہو۔ اگر کوئی منہ سے روٹی روٹی کرے۔ تو اس کا پیٹ نہیں بھر جائیگا۔ یا پانی پانی کہنے سے پیاس نہیں بج جائیگی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی تعلیمیں ہیں۔ اگر ان کو انسان پڑھتا ہے۔ اور بار بار دہراتا رہے۔ مگر ان پر عمل نہ کرے تو اس کا روحانی پیٹ نہیں بھر جائیگا۔ میں دیکھتا ہوں۔ ابھی ہری جماعت میں بہت لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے

نفس کی اصلاح

کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اس وقت میں خصوصیت سے اس بات کو لیتا ہوں۔ جو آج کل مسلمانوں میں بہت عام ہے اور جس کے اثر کے نیچے کئی لوگ دبے ہوئے ہیں۔ اور جو ایسی ہے۔ کہ جن میں وہ پیدا ہوئی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اور وہ خدا سے دور ہو گئے۔ دوسرے لوگوں میں گریہ بات پائی جاتی ہے۔ تو اس کا ہمیں چنداں نگر نہیں۔ مگر ہمدی جماعت جسے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح اور ان میں نیکی پیدا کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ اس میں اگر کوئی نقص ہو۔ خواہ اس کے تھوڑے افراد میں یا زیادہ میں۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہاں قادیان سے بھی اور باہر کی مختلف جگہوں سے بھی متعدد ایسی شکایتیں

آتی رہتی ہیں۔ کہ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر ناراضگی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوست آپس میں لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

سرحمتی وسبغت کل مشتی

کہ میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے۔ اور ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یعنی غضب بفسدہ۔ ناراضگی خدا تعالیٰ کی صفات کا اصل مظہر نہیں ہیں۔

حقیقی مظہر

اس کی رحمت اس کا رحم اور اس کا فضل ہے۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت میری طرف سے ہوتی ہے۔ اور غضب کی تحریک خود ان کی طرف سے ہوتی ہے۔ جن پر نازل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ہماری طرف سے تحریک ہو۔ یہ نہیں کہ ہماری طرف سے ایسے سامان ہمیں کئے جائیں۔ جو اس کی رحمت کے نزول کا باعث ہوں۔ بلکہ یہ خود بخود ہماری کوشش اور کسی خواہش کے بغیر بھی ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہے۔ ہم جب ان کے پیٹ میں تھے۔ وہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت آنکھیں دی تھیں۔ اس وقت ہم نے کوئی نیکی کی تھی۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے کان لگائے تھے۔ تو وہ کس نیکی کے بدلے میں دئے تھے۔ اس وقت تو اس میں

نیکی بدی کا نام

بھی نہ جانتے تھے۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہی تھی۔ کہ ہمیں بغیر نیکی کے یہ سب کچھ عطا کیا۔ اسی طرح اس نے علم دیا۔ حافظہ دیا اور بہت سی طاقتیں دیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہماری طرف سے ان سب باتوں کے لئے کوئی ابتدا نہیں ہوئی۔ اسی طرح خدا نے غلہ پیدا کیا۔ میوے پیدا کئے۔ اور چیزیں پیدا کیں۔ اسی طرح اس نے

پنجاب کے پانچ دریا

پیدا کئے۔ ان ذریعوں کو دروں انسان پل رہے ہیں۔ یہ کس نیکی کے بدلے میں ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جو کس کام کے بدلے میں نہیں۔

خوبصورت نظائے

جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ سمندر جو دنیا کی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ اور جن کے راستہ تجارت کا مال آسانی اور سہولت سے ہمیں سے پہنچتا ہے۔ اور ریل کی بنسبت زیادہ آسانی سے پہنچتا ہے۔ یہ کس انسان کی نیکی کا نتیجہ ہیں۔ یہ خدا کی رحمت ہی تھی۔ جو انسانوں کے کسی فعل کے بغیر نازل ہوئی۔ اگر ان نعمتوں کو گناہ کے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے افعال کے بغیر نازل کی ہیں۔

توان کی تعداد ہمارے افعال کے نتیجہ میں

نازل ہونے والی نعمتوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ چونکہ ہماری نیکی محدود ہے۔ اس لئے اس کے بدلے میں جو فضل نازل ہو۔ وہ بھی محدود ہی ہوگا۔ مگر

خدا کی رحمت لا محدود ہے

اس لئے جو فضل اس کی طرف سے نازل ہو۔ وہ بھی غیر محدود ہوتا ہے۔ لیکن جہاں خدا تعالیٰ کے فضل غیر محدود ہیں۔ اور کوئی ان کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہاں ایک شخص بھی ایسے نہیں۔ جو یہ بتا سکے۔ کہ کوئی ایک بھی غضب بندہ کے فعل کے بغیر نازل ہوا ہو۔ تو سرحمتی وسبغت کل مشتی اصل چیز خدا کی طرف سے نازل ہونے والی رحمت ہے۔ لیکن غضب اس وقت نازل ہوتا ہے۔ جب اس کے لئے پہلے بندہ کی طرف سے تحریک ہوتی ہے۔ غرض رحمت تو بغیر ہمارے کام کے بھی نازل ہوتی ہیں۔ اور بہت زیادہ نازل ہوتی ہیں۔ مگر غضب ہمارے کسی جرم کی نذر کے طور پر ہوتا ہے اور ہمارے جرم کے مطابق ہوتا ہے۔ زیادہ نہیں ہوتا۔ پسو جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے۔ تو مومن کا کام ہے۔ خدا کی دوسری صفات کی طرح یہ صفت بھی اپنے اندر پیدا کرے۔

مومن کیا ہے

مومن خدا تعالیٰ کی صفات کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس طرح آئینہ اس لئے بنایا جاتا ہے۔ کہ اس میں مالک کی شکل نظر آئے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے بنایا ہے۔ کہ خدا کی صفات اس کے ذریعہ ظاہر ہوں۔ یاد رہے۔ کہ شیشہ جب خراب ہو جاتا ہے۔ تو انسان کی شکل اس میں عکس سے دکھائی نہیں دیتی۔ اس وقت وہ توڑ دیا جاتا ہے۔ میں چھوٹا تھا جب یہ

ایک روپا

دیکھی۔ میں نے دیکھا۔ کچھ لوگ شیشے میں۔ جن کے سامنے تقوے پر وعظ

کر رہا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے۔ جو میں انہیں کہتا ہوں۔ دیکھو جس طرح مالک شیشہ میں شکل دیکھتا ہے۔ اسی طرح خدا انسان میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ پھر میں ہوں۔ جب شیشہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس میں شکل نظر آتی۔ تو اسے یوں پھینک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ اور جو دل گندا ہو جائے۔ اور جس میں خدا کی شکل نہ نظر آئے۔ خدا بھی جو چور کر دیتا ہے۔

تو مومن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ خدا کی صفات ظاہر کرے اور خدا تعالیٰ کی

سب سے بڑی صفت

ہے۔ اور اصلی یہی ہے۔ ہاں جب اصلاح کی اور کوئی صورت ہے۔ تو اس وقت سزا دیتا ہے۔ مگر بہت لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر آپس میں رٹنے جھگڑنے لگ جاتے۔ اور گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے۔ حالانکہ جب بات معلوم کی جائے۔ تو اسے سن کر شرم آجاتی ہے۔ کہ

انسان کے بچوں کو

ایسی معمولی بات پر رٹنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ مثلاً کئی لڑکیاں تو لین دین کے مطالبہ پر ہوجاتی ہیں۔ کسی نے کسی کے روپے دینے ہوتے ہیں۔ فرض کرو تا جہ ہے۔ اور دھار سواد دیتا ہے۔ مگر جب ایک دو ماہ کے بعد قیمت مانگتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ معروضہ ادا نہ کر سکنے پر شرمندگی کا اظہار کرتا۔ اور اگر اس وقت بھی ادا نہیں کر سکتا۔ تو معذرت کرتے ہوئے کہتا۔ کہ مجھے خود خیال ہے۔ اتنے عرصہ کی اور محنت دیکھئے۔ میں جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اسٹا رٹنے لگ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ قرضہ کیا لیا تھا آفت آگئی۔ کسی وقت بچھا ہی نہیں چھوڑتا۔ پھر گالی گلوچ اور لڑائی کی نوبت آجاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے ایک

یہودی سے قرض

لیا۔ یا ضرورتاً کوئی چیز ادا نہ کر سکا۔ اور کچھ دنوں تک روپیہ ادا نہ کر سکے۔ ایک دن وہ یہودی مسجد نبوی میں ہی آگیا۔ ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور مسلمان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مدینہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تھی۔ مگر چونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ آپ کے اخلاق بہت بلند ہیں۔ اس لئے اس نے مسجد میں آکر سختی سے مطالبہ شروع کیا۔ حتیٰ کہ گالیوں پر اتر آیا۔ اس پر بعض صحابہ کو جوش آگیا۔ انہوں نے اٹھ کر مارنا چاہا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نہیں اسے کچھ نہ کہو۔

اسے حق حاصل تھا

مطالبہ کرنا۔ کیونکہ اس کا مجھ پر قرض تھا۔ اس وقت بھی آپ کے پاس روپیہ نہ تھا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ فلاں شخص سے قرض لے آؤ۔ تاکہ اس کا روپیہ ادا کیا جاسکے۔ چنانچہ روپیہ ادا کر دیا گیا۔ اس بات کا ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ کہنے لگا۔ کہ میں صرف یہہ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ جس انسان رسالت کا دعویٰ ہے۔ اس کے اخلاق کیسے ہیں۔ تو جس کا مجھ سے بنا ہوا اس کے مقابلہ میں آواز اٹھانا

بڑی بے شرمی

ہے۔ چاہئے کہ انسان نرمی سے جواب دے۔ معذرت کرے۔ اور جلد ادا کرنے کی فکر کرے۔ ممکن ہے۔ جب قرض لیا ہو تو اس وقت

یہ بچکر لیا ہو۔ کہ میرا روپیہ آجائے گا۔ اور میں ادا کر دوں گا۔ مگر کچھ ایسے سامان ہوتے ہوں۔ کہ روپیہ نہ آسکے۔ اور وہ نہ دے سکے۔ قرض لینا کوئی اخلاقی جرم نہیں۔ اور نہ یہ جرم ہے۔ کہ کسی مجبوری کی وجہ سے مقررہ وقت تک ادا نہ کر سکے۔ مگر یہ جرم ہے۔ کہ قرض خواہ مطالبہ کرے۔ تو اس سے رٹ پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ یہ کہے۔ جہاں اتنا احسان کیا ہے۔ وہاں کچھ اور کرو۔ اور ہمت دو۔ اس سے بات بھی نہ کرنی چاہے

پھر یہاں اوقات

بچوں کی لڑائی

پر بڑے لڑ پڑتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بڑے بچوں کو نصیحت کرتے۔ بچے انہیں پاگل بنا دیتے ہیں۔ بچے تو معذور ہوتے ہیں۔ مگر وہ بڑوں کو بھی معذور بنا دیتے ہیں۔ بعض اوقات جائز طور پر ایک بچہ کی ماں کو دوسرے بچہ کو تیبہ کرنی پڑتی ہے۔ مگر اس بچہ کی ماں آجاتی ہے۔ جو یہ کہنا شروع کر دیتی ہے۔ کہ تم کون ہو میرے بچے کو تیبہ کرنے والی۔ حالانکہ بجائے اس کے کہ وہ ناراض ہوتی۔ اسے احسان ماننا چاہیے تھا۔ کہ اس نے میرے بچے کے ساتھ ہمدردی کی۔ مگر وہ رٹنے لگ جاتی ہے۔ پھر بچوں کے باپ بھی اس لڑائی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر محلے والے بھی۔ گویا یہ لڑائی ایک جہاد ہے۔ جس میں شامل ہونا موجب ثواب ہے۔ حالانکہ ایسی لڑائی لگتے ہی۔ عیب ہے۔ گند ہے۔ جس سے مومن کے لئے بچنا ضروری ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کیا ہی اچھا کر

بتایا تھا۔ اگر مسلمان اس کی طرف توجہ کرتے۔ تو بہت سے فتنوں اور لڑائیوں سے بچ جاتے۔ آپ نے فرمایا۔ جب کسی غصہ آئے۔ اس وقت اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ اور اس وقت تک بات نہ کرے۔ جب تک پانی نہ پی لے۔ دراصل

غصہ دیوانگی ہوتی ہے۔

اور عارضی دیوانگی ایک یا دو منٹ کے لئے ہوتی ہے۔ وہ جب گذر جائیں۔ تو حالت بدل جاتی ہے۔ کسی قتل ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر قاتل کا اس وقت جبکہ وہ غصہ میں تھا۔ ایک منٹ کے لئے راتھ پکڑ لیا جاتا۔ تو وہ قتل نہ کرتا۔ بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ وہ وہی منٹ میں اس سے چمٹ کر محبت کرنے لگتا۔ جسے قتل کرنے لگا تھا۔ اور معافی مانگتا کہ میں سخت غلطی کرنے لگا تھا۔ تو غصہ آتی جذبہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو محض ازالہ شر کے لئے رکھا ہے۔ تا شرارت کو اس سے روکا جاسکے۔ ورنہ اصل جین

خدا تعالیٰ نے محبت پیدا کی ہے۔ اگر غصہ کے وقت انسان ایسی جگہ سے ہٹ جائے۔ اور کہے میں اس بات کا فیصلہ پکھری وقت کروں گا۔ یا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کھڑا ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو۔ تو لیٹ جائے۔ اور پھر پانی پیئے۔ تو اس طرح سینکڑوں ہزاروں لڑائیاں در رہ سکتی ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ یہ بھی

اوتے بات

ہے جس مومن کو غصہ روکنے کے لئے بیٹھنے یا لیٹنے کی ضرورت پڑے۔ وہ سمجھے۔ کہ وہ ابھی کامل مومن نہیں ہے۔ مومن کو محسوس کرنا چاہئے۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے

محبت اور صلح

کے لئے پیدا کیا ہے۔ نہ رٹنے جھگڑنے کے لئے۔ اور جب خدا تعالیٰ نے انسان کو محبت کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو وہ اسی سے محبت کرے گا۔ جو دوسروں سے محبت کرنے والا ہوگا۔ اور جو لڑتا ہی وہ اس کا محبوب نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک جتنے نبی ولی اور نیک لوگ دنیا میں گذرے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو لوگوں سے لڑنے کے لئے آیا ہو۔ وہ لوگوں سے تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ مگر مبر کرتے ہیں۔ اور اگر کسی کو سزا بھی دیتے ہیں۔ تو اس لئے دیتے ہیں۔ کہ اس کے سوا اصلاح کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ اور جب وہ سزا دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس وقت اپنے

دل میں درد

محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کے پاس سیاست اور حکومت ہوتی ہے۔ اور اس کے رومے انہیں کسی کو قتل کرنا یا کرنا پڑتا ہے۔ تو وہ خود دل میں قتل ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ سزا محض اصلاح کی خاطر دیتے ہیں۔ نہ کہ اپنا بدل ٹھنڈا کرنے کے لئے۔ اور یہی

مومن اور غیر مومن میں فرق

ہے۔ مومن جب کسی کو سزا دے گا۔ تو دل میں انسوؤں کر رہا ہوگا۔ کہ کاش میں سزا نہ دیتا۔ مگر غیر مومن کو اس میں لذت آتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ ممکن ہوتا۔ تو اس سے بھی بڑھ کر کرتا اب ہر شخص سے جو

جماعت احمدیہ کا فرد

کہلاتا میں پوچھتا ہوں۔ کیا غصہ کی حالت میں اسے رحم آتا ہے۔ اور وہ اس نیت سے سزا دیتا ہے۔ کہ اصلاح کرے۔ یا اسے سزا دینے پر نطفہ آ رہا ہوتا ہے اور اس بات پر غصہ آ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں کیوں اتنا کمزور ہوں۔ کہ اس سے زیادہ سزا نہیں دے سکتا۔ اگر غصہ کی حالت میں اور سزا دہی کے وقت اس نے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ وہ تکلیف

بلای طاعون اور اس کا حقیقی علاج

(بجز)

اللہ تعالیٰ اپنا رحم نازل فرمائے۔ پنجاب کے مختلف مقامات میں طاعون اپنے شدید اثرات کے ساتھ پھر رونما ہو رہی ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کے ملائک ان سیاہ رنگ پودوں کو جو اس کے مامور اور رسل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹانے اور انہیں دکھوں پر دکھ اور تکلیفوں پر تکلیف پہنچانے کے عوض بطور سزا قریباً ہر گاؤں اور ہر تھلے اور سرشہر میں بڑی کثرت کے ساتھ بوسے لگائے تھے۔ اور جو عین قرآن اور احادیث صحیحہ اور گذشتہ صحیفہ مقدمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آگے اور پھر بڑھے۔ اور خوب پھیلے۔ اور پھولے تھے۔ انہی پودوں کی مشیت ازدی کے ماتحت ابلی ملائک نے پھر پھانسی کرنی شروع کر دی ہے۔ اور حلق گاؤں اور شہروں میں اس ہلک دبانے آنا فانا لگ ہی لگا رکھی ہے۔

میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے تحاشہ راجا بک کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ ہر وہ شخص جو ان پاکیزہ اور برحق کریموں کے یقیناً ان آفتوں پر بلاؤں کے ایام میں خدا کی پناہ اور گود میں رہے گا۔ حضور پر فرماتے ہیں:-

جو شخص طاعون کی ناگہانی آفات سے بچنا چاہتا ہے۔ اس کے لباس سے بہتر اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ جو اسے قادر و داجلال پر سچا ایمان لائے۔ اور اپنے تمام سیاہ و معاصی سے بچا دے۔ اور دین کو اور دینی فداات نیا پر مقدم رکھنے۔ اور اس سلسلہ حقہ میں صدق باخلاص کے ساتھ داخل ہو جائے۔ اور دلی جوش کے ساتھ خود ہا میں لگا رہے۔ اور اپنی عورتوں کو جن کے شرکے میں وہ بھی شریک ہو سکتا ہے۔ غافلانہ زندگی سے بچا دے۔ نش کرے گا اس کے گھر میں ذکر الہی ہو۔ پھر اس کے ساتھ قرآن شریف و احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیوں اور ناپاکیوں سے بھی اپنے گھر سے رکھے۔ جو شخص نفرت نہیں رکھتا۔ اور اس کا گھر اور اس کے گھر کا پناہ پاک رکھتے ہیں۔ وہ اندر رہی باکیتگی میں بھی مست ہو رہے۔ سوئم کو شمش کر دے۔ کہ تمہارا گھر کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔ اور نہ پاک پانی اور کچھ بے پردوں میں کھرا رہے۔ پٹ سے کھیلے رہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ جو قرآن شریف چکا ہے۔ ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں آئے ہیں۔ سائے آئے ہیں۔ تاہم سمجھو کہ جس سانی سلسلہ کو روحانی

سلسلہ سے ایک تعلق ہے۔ سو تم نہ تو ظاہری طور پر زمین کے نجس حصہ کی طرف جھکو۔ اور نہ روحانی طور پر۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ادب کے مکانوں میں رہو۔ اور ہوادار اور روشن مکان اختیار کرو۔ اور نہ تم باطنی طور پر زمین کی طرف جھکو۔ بلکہ آسمان میں سے حصہ لو۔ نزل المسیح ص ۱۲ پھر فرماتے ہیں:-

”اے عیسائی مشرک۔ اب دینا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے۔ جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اسے قوم شیخہ اسپر اصرار مت کرو۔ کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں مسیح ہی ہوں۔ کہ آج تم میں ایک ہے۔ کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے متقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھیرو۔ اب میری طرف دوڑو۔ کہ وقت ہے۔ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے۔ میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں۔ کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے ٹیس ڈال رہا ہے۔ اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں سچا شفیق میں ہوں۔ جو اس بزرگ شفیق کا سایہ ہوں۔ اور اس کا نظر جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا۔ اور اس کی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانیع البلاء وصالک

فاکس رچرچ یعقوب محلہ دارالفضل قادیان

بھدرک کا دروناک واقعہ

آج مجھے افسوس کے ساتھ اڑیسہ کے اس تاریخی درق کو الٹنا پڑا جس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ صوبہ اڑیسہ کے غیر احمدی شیعہ سے ہی اڑیسہ کے احمدیوں کو تختہ مشق بناتے چلے آئے ہیں۔ اور ابھی ان کے مظالم بند نہیں ہوئے۔

اس نازہ واقعہ کو سن کر بہت سے درد مند دل گھیل جائیں گے۔ کہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۸ء سے شیخ شیر محمد صنادیدی کی لاش لاش غیر احمدیوں نے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دی۔ اور بڑے بھاری جتھے سے مارنے پھینے پر آمادہ ہوئے۔ مجبوراً شیخ صاحب نے اپنے گھر کے احاطہ کے اندر صندوق میں بند کر کے بطور امانت رکھا۔ احمدیوں کو امید تھی کہ حکام کی مدد سے لاش قبرستان میں دفن ہو جائیگی۔ مگر پولیس اور مجسٹریٹ صاحب اور کلکٹر صاحب کی طرف سے کوئی مدد نہ ملی۔ اور لاش بدستور رکھی رہی۔ گو کہ گڑھا کھود کر

چوہدری نعمت خان صاحبی اے سینیر سنج امرتسر کا تبار

(بجز)

جناب چوہدری صاحب امرتسر سے دہلی تبدیل کے گئے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سال امرتسر رہے۔ اس عرصہ کے دوران میں آپ کی دیانتداری معاملہ فہمی اور قابلیت کا سکہ سب توام میں میٹھی گیا۔ ہندو مسلمان و سکھ۔ مگر ہندک ہر ایک آپ کی تعریف میں رطب لساں ہے۔ آپ کے تبار کو ہر قوم کے لوگوں نے رنج سے سنا۔ چنانچہ سیٹھ جتو سنج صاحب پریذیڈنٹ یا ریسیوٹین امرتسر جو بار میں سب سے پرانے وکیل ہیں۔ موجودگی جملہ ممبران بار جو اسی غرض کے لئے چوہدری صاحب کے کمرے میں تشریف لائے تھے۔ بے ساختہ ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا۔ کہ سینیر سنج آتے رہینگے۔ اور جاتے رہینگے۔ مگر چوہدری نعمت خان صاحب جیسا سنج ملتا محال ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہماری دعا ہے۔ چوہدری صاحب بہت جلد سنج ہو کر امرتسر تشریف لائیں۔ سیٹھ صاحب جیسے آدمی جو ہرگز مبالغہ کرنے کے عادی نہ ہیں۔ کے یہ الفاظ حقیقت حاصل کو ظاہر کر رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کی تقریر کا بہت مختصر غلامہ سول ملٹری کورٹ مورخہ ۱۲ اپریل میں درج ہوا ہے۔ مذکورہ بالا تمام وصاف کے علاوہ چوہدری صاحب احمدیت کا ایک نمونہ ہیں۔ آپ وقت پر نماز ادا کرتے اور نماز جمعہ ہمیشہ مسجد میں اگر ادا کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ علمی نمونہ ایسا ہے۔ جو اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کے لئے قابل سبق ہے۔ آپ کی روانگی کے وقت ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء نئے امرتسر کے سیشن پر بلا امتیاز مذہب و ملت لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔

میں اہل دہلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ چوہدری صاحب دہلی میں سماں کا زکورت کے سچ ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ (نامہ نگار از امرتسر)

آرکھی ہے۔ تاکر محفوفا رہے۔ یہ قبرستان جس میں لاش دفن کرنا چاہا ہو تھے۔ ایک ہندو کا وقت کیا ہوا ہے۔ اور اس نے اجازت دے کر لاش کو ہرقہ کا مسلمان اس میں دفن ہو سکتا ہے۔ اور ایسا قبیل از میں ہوتا ہے یعنی احمدی بھی اپنی لاشیں اسی قبرستان میں دفن کرتے رہے۔ کیونکہ عدالت نے بھی یہ فیصلہ احمدیوں کے حق میں دیا ہوا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ لاش کو قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا گیا۔ بلکہ احمدیوں کا سرکوں پر گزرنا اور گلیوں میں چلنا۔ سودا خریدنا۔ کاروبار کرنا۔ شوار ہو گیا۔ اور دو جن کے ترمیم مارپیٹ کے حملے ہو چکے ہیں اور ان کے ذمے احمدی کا تو بازار میں جانا نامشکل ہو گیا ہے۔ اس مصیبت کے وقت

جناب چوہدری صاحب امرتسر سے دہلی تبدیل کے گئے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سال امرتسر رہے۔ اس عرصہ کے دوران میں آپ کی دیانتداری معاملہ فہمی اور قابلیت کا سکہ سب توام میں میٹھی گیا۔ ہندو مسلمان و سکھ۔ مگر ہندک ہر ایک آپ کی تعریف میں رطب لساں ہے۔ آپ کے تبار کو ہر قوم کے لوگوں نے رنج سے سنا۔ چنانچہ سیٹھ جتو سنج صاحب پریذیڈنٹ یا ریسیوٹین امرتسر جو بار میں سب سے پرانے وکیل ہیں۔ موجودگی جملہ ممبران بار جو اسی غرض کے لئے چوہدری صاحب کے کمرے میں تشریف لائے تھے۔ بے ساختہ ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا۔ کہ سینیر سنج آتے رہینگے۔ اور جاتے رہینگے۔ مگر چوہدری نعمت خان صاحب جیسا سنج ملتا محال ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہماری دعا ہے۔ چوہدری صاحب بہت جلد سنج ہو کر امرتسر تشریف لائیں۔ سیٹھ صاحب جیسے آدمی جو ہرگز مبالغہ کرنے کے عادی نہ ہیں۔ کے یہ الفاظ حقیقت حاصل کو ظاہر کر رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کی تقریر کا بہت مختصر غلامہ سول ملٹری کورٹ مورخہ ۱۲ اپریل میں درج ہوا ہے۔ مذکورہ بالا تمام وصاف کے علاوہ چوہدری صاحب احمدیت کا ایک نمونہ ہیں۔ آپ وقت پر نماز ادا کرتے اور نماز جمعہ ہمیشہ مسجد میں اگر ادا کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ علمی نمونہ ایسا ہے۔ جو اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کے لئے قابل سبق ہے۔ آپ کی روانگی کے وقت ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء نئے امرتسر کے سیشن پر بلا امتیاز مذہب و ملت لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔

مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیم

احمدی مبلغین کی کوششیں

احمدیوں کا نیا مدرسہ
 احمدی جماعت لیگوس نے ساحل سمندر پر جو مدرسہ کی نئی عمارت بنائی ہے۔ اس کا افتتاح کل ۲۰۰ مغز زہانوں کی موجودگی میں مشر گرائر ایم۔ اے ڈاکٹر تسلیم نایمجر نے کیا۔
 ہمالوں میں مسیحی مدارس کے یورپین پرنسپل بھی تھے۔ اور بعض نے تقریریں بھی کیں

ڈاکٹر تسلیم نایمجر کی تقریر
 امام عبد الاول کی دعا کے بعد جنرل میکروزی مشر لیگوڈ نے مغز زہانوں کا تعارف کرایا۔ اور مشر گرائر نے اپنی تقریر میں منجملہ دوسری باتوں کے فرمایا۔ سلسلہ احمدیہ کا ذکر میں نے پہلے پہل مسلم مشنری مولوی تیر سے سنا تھا۔ اور انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ احمدی جماعت سلطنت عثمانیہ کے ساتھ تعلق و فاداری میں خصوصیت سے ممتاز ہے۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا تھا۔ وہ سچ ہے۔ صحیح ثابت کیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ نایمجر یا میں سلسلہ احمدیہ کا فائدہ ان وفادارانہ عبادت کی خصوصیت کو قائم رکھیں گے۔
 آخر میں ڈاکٹر تسلیم نے احمدی جماعت کو کامیابی پر مبارکبادی کے حاصل کرنے کے لئے استقلال سے کوششوں کے جاری رکھنے پر مبارکباد دی۔

مشر ہنری کار کی تقریر
 مشر ہنری کار ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایل سابق ریڈیٹن لیگوس نے نایمجر یا میں اشاعت اسلام اور مسلمانوں کی تعلیم کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا۔

لیگوس میں اسلام
 پہلے پہل اسلام سلاویہ میں شایان لیگوس کے ہمسایہ علاقوں کے ذریعے آیا۔ وہ لوگ لیگوس کے لوگوں کی دشمنی سے ڈر کر خفیہ شمار پڑھتے تھے۔ اور اذان منی کے برتن میں منہ ڈال کر دیتے تھے۔ آواز بلند نہ ہو۔ ۱۸۳۶ء میں خانہ جنگی کے وقت مسلمانوں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ ۱۸۴۲ء میں ان کو پھر واپس بلا لیا گیا۔ اور اس وقت سے ان کو مذہبی آزادی حاصل رہی ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی حالت

بچتے ہیں۔ اور تعلیمی حالت یہ رہی ہے۔ کہ ایک مدرسہ بچوں کو صحیح کر کے عربی پڑھاتا ہے۔ اور قرآن کا پڑھنا سکھاتا ہے۔ تاکہ وہ قرآن کی سورتیں یاد کر سکیں۔ طلباء اپنا سبق پختی پر لکھتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں۔ جب ایک سبق یاد ہو جائے۔ تو اسے دھو ڈالا جاتا اور دوسرا لکھا جاتا ہے۔

مغربی طرز تعلیم کو مسیحی مشنریوں نے سنہ ۱۸۶۰ء کے بعد جاری کیا۔ مگر ۲۵۰۰ میں سے صرف تین چار سو مسلمانوں اور بت پرستوں کے بچے تھے۔ گورنمنٹ نے اس بے توجہی کی تحقیقات کرائی۔ اور تعلیم کے لئے (تفصیل کے ساتھ بتا کر) کوششیں کیں۔

احمدی جماعت کا شاندار کارنامہ

میں نہیں آیا۔ جب تک کہ احمدی جماعت نے مولوی تیر صاحب کے مشورہ سے اپنا مدرسہ ۱۹۲۱ء میں نہیں کھول دیا۔ میں نے بحیثیت ریڈیٹن لیگوس اس مدرسہ کے افتتاح کی عزت حاصل کی تھی۔ پس احمدی جماعت کو پہلا اسلامی مدرسہ قائم کرنے کا فخر حاصل ہے ان کی قربانیوں کا نتیجہ موجودہ عمارت ہے جسے صحیح منزل میں سرسبز کیا جا سکتا ہے۔ میں اس پر احمدیوں کو مولوی تیر صاحب نے چلایا تھا۔ وہ اس پر چلے رہے ہیں۔ اور اس کا ہی ثمر ہے۔ کہ آج صبح اس شاندار اور فریادیت کے لئے مکنتی عمارت کا افتتاح ہوا ہے۔ میں احمدیوں کو ان کے نئے مدرسہ کی تعمیر پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ان کے کام پر خدا تعالیٰ کی برکات کے نزول کی دعا کرتا ہوں۔

موجودہ بارہا کی دو غلطیاں

جس طرح خدا ہر قسم کے نقص۔ سبب۔ خطا اور غلطیوں سے پاک ہے۔ اسی طرح اس کا کلام بھی ہر قسم کے سو۔ خطا اور نقصوں سے متبرا ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر خدا کے کلام میں بھی انسانی کلام کی طرح سو اور خطا میں پائی گئیں۔ تو پھر خدا اور بندے کے کلام میں مابہ الامتیاز کیا ہوا۔
 مگر انہوں نے ساتھ کہنا چاہا ہے۔ کہ ہمارے مسیحی دوست اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بھی آزادانہ تحقیق سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ وہ تحقیق کریں۔ اور ان پر عالم کی اصل حقیقت منکشف نہ ہو؟
 ہر ذمہ دار کو اپنے ذمہ داری سے آزادانہ تحقیق سے کام لینا چاہیے۔

بائبل کی پہلی غلطی

کتاب نمبر ۲۔ تواریخ باب ۲۶
 آیت ۵ تا ۶ میں لکھا ہے۔
 اور یوسفیم پچیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اور اس نے گیارہ برس یروشلم میں بادشاہت کی۔ اور وہ خداوند اپنے خدا کے آگے بدکاری کرتا رہا۔ اس پر شاہ بابل بنوکر نے فرج چڑھا آیا۔ اور اسے بیڑیوں سے باندھ کر بابل میں لے گیا۔
 کتاب تواریخ کا مصنف کہتا ہے۔ کہ یوسفیم نے گیارہ برس حکومت کی۔ جس کے بعد شاہ بابل نے اس پر حملہ کیا۔ اور گرفتار کر کے اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ جس کا مصنف مطلب ہے۔ کہ یوسفیم حملہ کے وقت مارا نہیں گیا۔ بلکہ زندہ اسیر کر کے بابل لے جایا گیا۔ مگر از روئے تواریخ یہ بیان بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ تاریخ جوزیفوس اور دیگر مؤرخوں کے بیانات اس کی تخریب کرتے ہیں۔

یوزیفوس کا بیان

یہ یودی مؤرخ اپنی تاریخ کی جلد ۱۰ باب ۶ میں لکھتا ہے۔
 شاہ بابل نے یوسفیم کو قتل کر کے اس کی لاش یروشلم کے شہر نیہ کے باہر پھینکوا دی۔
 اور اسی روایت کو اور بھی بہت سے محققین نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ جس کا انبال پادری ٹھا کر اس کو بائبل الفاظ کرنا چڑھا۔
 پادری ٹھا کر اس کی تصدیق
 مؤرخوں کے نزدیک یوسفیم کو قتل کر کے اس کی لاش کو دیوار شہر نیہ کے باہر پھینکا دیا۔ اور دفن کرنے نہ دیا۔ (انٹاریمیوی ص ۲۲۹)

پادری ٹھیلر کی گواہی

یہ جو من قائل اپنی کتاب "کیفیت بائبل" میں اس واقعہ کو بدیں الفاظ لکھتا ہے۔
 شاہ یوداہ کی سلطنت کے گیارہویں برس تخت نھر ان پر چڑھا۔ اور سوا اپنے دوسرے ملکوں کی فوجیں بھی چڑھا لیا۔ یعنی آرام اور سوا اور بنی امونی وغیرہ کی۔ لاچار یودا یوسفیم ان کے مقابلہ کو نکلا۔ مگر شکر نے شکست کھائی اور یودا یوسفیم خود مقتول ہوا۔ اور اس کی لاش کی بھی لیے عزتی ہوئی۔ (کیفیت نامہ ص ۲۲۸)

دوسری غلطی

کتاب ۲۔ تواریخ باب ۱۹ میں لکھا ہے۔
 کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل آخز کے سبب یوداہ کو گھٹایا۔ الخ۔ کتاب تواریخ کے مصنف آخر کو شاہ اسرائیل لکھتا۔ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کی تعمیر تواریخ اور خود اسی بائبل کے بعض دیگر مقامات مندرجہ بالا بیان کی جو زور سے زبرد کر رہے ہیں۔ کیونکہ جس آخز کا یہاں ذکر ہے۔ وہ سلطنت

کتاب نمبر ۲۔ تواریخ باب ۲۶ آیت ۵ تا ۶ میں لکھا ہے۔ اور یوسفیم پچیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اور اس نے گیارہ برس یروشلم میں بادشاہت کی۔ اور وہ خداوند اپنے خدا کے آگے بدکاری کرتا رہا۔ اس پر شاہ بابل بنوکر نے فرج چڑھا آیا۔ اور اسے بیڑیوں سے باندھ کر بابل میں لے گیا۔ کتاب تواریخ کا مصنف کہتا ہے۔ کہ یوسفیم نے گیارہ برس حکومت کی۔ جس کے بعد شاہ بابل نے اس پر حملہ کیا۔ اور گرفتار کر کے اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ جس کا مصنف مطلب ہے۔ کہ یوسفیم حملہ کے وقت مارا نہیں گیا۔ بلکہ زندہ اسیر کر کے بابل لے جایا گیا۔ مگر از روئے تواریخ یہ بیان بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ تاریخ جوزیفوس اور دیگر مؤرخوں کے بیانات اس کی تخریب کرتے ہیں۔ یہ یودی مؤرخ اپنی تاریخ کی جلد ۱۰ باب ۶ میں لکھتا ہے۔ شاہ بابل نے یوسفیم کو قتل کر کے اس کی لاش یروشلم کے شہر نیہ کے باہر پھینکوا دی۔ اور اسی روایت کو اور بھی بہت سے محققین نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ جس کا انبال پادری ٹھا کر اس کو بائبل الفاظ کرنا چڑھا۔ پادری ٹھا کر اس کی تصدیق مؤرخوں کے نزدیک یوسفیم کو قتل کر کے اس کی لاش کو دیوار شہر نیہ کے باہر پھینکا دیا۔ اور دفن کرنے نہ دیا۔ (انٹاریمیوی ص ۲۲۹) یہ جو من قائل اپنی کتاب "کیفیت بائبل" میں اس واقعہ کو بدیں الفاظ لکھتا ہے۔ شاہ یوداہ کی سلطنت کے گیارہویں برس تخت نھر ان پر چڑھا۔ اور سوا اپنے دوسرے ملکوں کی فوجیں بھی چڑھا لیا۔ یعنی آرام اور سوا اور بنی امونی وغیرہ کی۔ لاچار یودا یوسفیم ان کے مقابلہ کو نکلا۔ مگر شکر نے شکست کھائی اور یودا یوسفیم خود مقتول ہوا۔ اور اس کی لاش کی بھی لیے عزتی ہوئی۔ (کیفیت نامہ ص ۲۲۸)

سندرمئی سلسلہٴ نفاذ و قیام کلمہ کی کتابیں قادیان کی کل کتب عامیہ قیمت میں

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
تسلسلہ کی کتابیں تبلیغ رسالت - سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اول دوم - سوم - چہارم - ہفتم - ہشتم - نهم - دهم - ان جلدوں میں حضرت سید موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات سلسلہ سے لیکر ۱۹۰۸ء تک جمع کردئے ہیں۔۔۔۔۔	عشرہ سوالات کے جوابات غیر احمدیوں کے علمائے بوسب سے بڑے دس سوالات ایسے کے تھے۔ جن کا جواب ان کے خیال میں سلسلہ احمدی نہیں دے سکتا تھا۔ ان کے مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ مہوئیں گے۔	التنقید - مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ تبریح کا سکت و دندان شکن جواب۔۔۔۔۔
ہدایت فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور ان کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامی نہ ہوگی۔ حضور کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے۔۔۔۔۔	چند نسخے باقی ہیں۔ جلد ننگاؤں بہتر کتاب ہے۔ النبوت فی الالہام و فی الاحادیث دو حصہ قابل دید۔۔۔۔۔	صداق کلمات - مولوی شہداء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ مہفوات مرزا کا جواب لاجواب۔۔۔۔۔
آخفت صلح کی شان میں گستاخانہ لکھا تھا۔ اس کا نہایت قابل دید اور لائق شنیدہ جواب ہے جس میں بڑے بڑے فلاسفر اور علماء نے اس مہنفوں کے قلم سے آخفت صلح کی شان اعلیٰ کا ثبوت دیا گیاہے۔۔۔۔۔	شمالی ہرزہ درانی مولوی شہداء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں روایت دار الف سے لے کر ہی تک کہا رسالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو شہداء اللہ نے حضرت سید موعود اور حضرت خلیفہ اولؑ کو بگڑا کر کین جماعت کو اپنے اخباء الحدیث اور مرفق کے ذریعہ دیں۔۔۔۔۔	اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف مہرق شتالی - مولوی شہداء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار میں امرتسری نے سنا ہے انکار کیا تھا۔۔۔۔۔
تاریخ و چھوت چھانٹ کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اب میری ذمہ داری ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔	چوہو مہوئیں ہمدی کا پھوسدی - مولوی شہداء اللہ نے ایک رسالہ چوہو مہوئیں کی طرح شایع کیا تھا۔ اس کے تقابلاً میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔۔۔۔۔	فیصلہ خدائی برسمات شتالی - امرتسری کے رسالت پر خدائے جو آخر کا فیصلہ دیا گیا کہ شہداء اللہ لکھ کر حضرت سید موعود کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اسی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔۔۔۔۔
ویدک توحید کا آئینہ - دیکھنے کے قابل ہے ایک مسلمان کا پیغام - سکھوں کے نام قابل دید ہے تشبیہ زبان دراز - ایک ریہ کی سرزنش و گوسھالی پیدائش عالم - دیاندیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا سب ازل سے چلا آیا ہے۔ اور پیدا شدہ نہیں ہے۔ اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے۔۔۔۔۔	تھا۔ تحقیقی جواب۔۔۔۔۔ تنقید صحیح - فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھا یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ ہمدی و سید دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب اول دوسرا بہار اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی ترویج بابیوں سے نہ ہو سکی۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے اذ ہاق الباطل - مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت سید موعودؑ کی نبوت درسالت حقیقی کا اقرار ہے۔۔۔۔۔	علماء رخصت - ندوۃ العلماء نے علماء رسالت نام سے ایک کتاب شایع کی۔ جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے گئے تھے۔ کسٹا ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مہرق ثانی علم رخصت کے نام سے لکھ کر موجودہ علماء کی بے دینی اور شرارتوں اور اخلاق کا صحیح فوٹو اتار کر پیش کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ۔۔۔۔۔
بڑا مفصل دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ گاسے کی عظمت پر تحقیقی نظر مضمون نام ہے ظاہر ہے۔۔۔۔۔ ازالۃ شکوک - آریوں کے ۲۰ مقرر مضمون کا جواب	بدایات تدرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایۃ اللہ تعالیٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل	سلف جن کے وہ تھے رخصت ان کے یہ ہیں شتالی فرار اور مبالغہ سے انکار حضرت اقدس سید موعودؑ نے جب امرتسری کو مبالغہ کے لئے لکھا۔ امرتسری نے ہمیشہ انکار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس رسالہ میں دلچسپ حالات شہداء اللہ صاحب کے درج ہیں۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ: پتھر فاروق بک کتبیں قادیان ضلع گورداسپور

ہر ایک اشتہار کی محنت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ افضل راہیہ

بڑھیا کپڑا خرید فرمائیں

اگر آپ کو واقعی اعلیٰ امداد زوال مال کی ضرورت ہو تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ نوٹنگی سلکی ریشمی مشہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت لہجہ۔ کلاہ۔ ریشمی انڈیا ریشم اور فیٹن پلیر۔ دونوں کی قیمت صر کارخانہ کے خاص تھفہ ہیں۔ زمانہ سلکی ریشمی کا مدار چادریں اور صوفیہ کی بیگیاں استعمال کرتی ہیں۔ طول ۳ گز۔ عرض ۱۲ گز۔ زمانہ لٹری خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ شری طول ۳ گز عرض ۱۲ گز آٹھ روپے۔ آدھ بند سلکی ریشمی رنگین تے درجی۔ جراب سلکی ریشمی زمانہ پھولدار ۱۲-۱۱۔ پنجابی جوٹا اعلیٰ مضبوط عی زناپ ضرور سال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب ریشم اور شامی اور دوکانداران خطہ کتابت کریں۔ مکمل نہرت کارخانہ مفت۔ محصولہ اک علاوہ منجر کارخانہ سید عباس علی شاہ صاحب اینڈ کمپنی سٹراکٹ لوڈھیہ

اولاد حاصل کرنے کی حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی ترپ ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پیسہ کھانے سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی مندر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

حب حمل و معجون عجیب

کا استعمال بکریں شروع کرادیں۔ جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انتشار اللہ تعالیٰ نے آپ کو بامراد کر دیا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ کچھ نہیں ہر مشک آنت کہ خود بویہ نہ کہ خطا را بویہ

قیمت حب حمل و معجون عجیب صرف چار روپے (دو روپے آدھ روپے) وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں جو کہ صفحہ ۱۲ میں رکھے جائیں گے

ہستم احمدیہ واکھر قادیان

بہرن کی ششوی کاٹمان

بہت لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے رماغوں میں غوندہ محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے۔ میٹوم کر کے بہت خوش ہونگے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے۔ جسے ششوی کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لاعلاج بیمار شفا پا چکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معامات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے تو سیکرٹری سے خط و کتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات بعد شہادتوں اور اخراجات کے نوٹوں کے ہم پیش کیا گیا ہے۔ قیمت وقت بچانے کے لئے یہ آلہ ضروری سامان اور ادویات کے روپے کا مئی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جاسکتا ہے۔ فرمائیں گے وقت اس اخبار کا حال ضرور دیں۔

پیشہ
Lumalene Co. Heal
Kent England

مخالف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاور کی کلاہ
ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی پشاور کی لنگیاں اور مشہدی زمانہ لٹری پر ذیل کے تھفہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند آنے پر محصولہ ایک کٹ کر قیمت واپس جیائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشا خریدار کو دوسری چیز دی جائے گی۔

علامہ حمید میاں محمد احمدی جنرل جنرل پشاور

طالب علموں۔ لیکچراروں و دیگر صاحب تحریر و تقریر پیشہ کیواسطے
عجیب و الٹا اثر خفہ
نہایت متبر اور بار بار دفعہ کی آزمودہ۔ مستقل طور پر دل و دماغ کو طاقت پہنچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے صحت ایک مہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصغنی خون اور مقوی اعصاب بھی ہے جس نے ایک قصا زماںش کر لی ہے۔ وہ ہمیشہ کیلئے جسم استوار بن گیا۔ نوز محصولہ ایک کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھی کر معذت طلب فرمائیں۔ قیمت ایک مہفتہ کا کورس صرف ۵ روپے کے لئے ہے۔ محصولہ ایک علاوہ لئے کا پتہ منجر سبک میڈیکل ہال راولپنڈی۔ ضلع انجمنہ سبک

حضرت مولوی شبیر علی صاحب کیا فرمے
موتی سرمد حشر۔ آج جو عالم منہم کے لئے اکیر بنا گیا ہے حضرت مولوی شبیر علی صاحب بی۔ بیڈ اسٹر مدرسہ انوارین قادیان اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ مدرسہ انوارین کی ایک لاکھ کو کڑی درجہ سے سخت تکلیف تھی چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپکا سرخیز روزنک استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپکو کر دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپکے سرس کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بیٹو۔ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولہ ایک علاوہ

منجر نور امین مدرسہ روزنک قادیان

حب اعجاز

جن عورتوں کے حمل گر جلتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے اہل اکثر روکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو جن کے بائچہ پین کمزوری دم سے ہوں اور کمزور ہوتے ہوں۔ ان کیلئے ان گود بھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ قیمت تین روپے کیلئے محصولہ ایک مہات۔ پتہ قادیان۔ خاص رعایت

مقوی دانت معجون

موندہ کی یہ بو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کسی ہی کمزور دانت ہتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ ہتے ہوں۔ اور موندہ سے پانی آتا ہو۔ اس معجون کے استعمال سے سب نقص دور ہوجاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ موندہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت تین شیشی ۱۲ روپے

نظام جان عبد جان معجون صحت قادیان

مشہدی

اگر آپ کو اعلیٰ مضبوط اور بکفایت آمل انجن۔ فلور ملز۔ آٹا پیسنے کے خراس (ریل کی) چاہے کی مشینیں در اس لئے قہم بنانے کی مشینیں مشین بادام رتہ پیشکر کے سلینہ جات۔ مشین سویاں وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو آجیا کے حوالہ سے ہماری بالتصویر فرست بالکل مفت طلب فرمائیے۔

ہماری ہاں دھلائی کا کام بھی نہایت عمدگی سے کیا جاتا ہے۔ ایم جی اے آر شہید احمدی سٹریٹ سولہ گراں مشہدی پشاور

